بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے ۔ ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ھش | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۶۶ ھ | ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ ہجرت ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی آنکھوں میں تکلیف ہے ۔ اور سر درد کی بھی شکایت ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے خطاب

آپ کی جماعت کی طرف سے وقف جائداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

رقم فرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

برادران ۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

دن گزر رہے ہیں وقت گزر رہا ہے ۔ لیکن وقف جائداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں آئی یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں ۔ تو آپ نے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا ۔

وہ قربانی جو پہلے انبیاء کی جماعتوں نے کی اس کا بہت چھوٹا حصہ اس وقت آپ سے طلب کیا جا رہا ہے ۔ کیا آپ اسمیں کمزوری دکھائینگے؟ اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں ۔ آپ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دینگے ۔ کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپ کے بھائیوں نے پیش کی ۔ آپ وہ پیش نہ کر سکے ۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے ۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو ۔ مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو جو حصہ لینے والے ہوں ۔ انکے ناموں کے آگے لکھا ہو ۔ کہ جائداد یا آمد کا ایک ماہ کی ادا کرینگے یا ¼ یا ½ ماہ کی آمد ادا کرینگے اور جو انکاری ہو اسکے آگے لکھا ہو ۔ کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے ۔ اور جس نے معذرت کی ہو ۔ اسکے آگے لکھا ہو کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں ۔ ناظر بیت المال سے کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے ۔

اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہیئے یا معذرت کرنی چاہیئے ۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہوگا ۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں ۔

اللہ تعالیٰ جماعت کا حامی و حافظ ہو ۔ اور ایمان کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے اور ہر امتحان میں کامیاب کرے ۔ والسلام خاکسار مرزا محمود احمد

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

ہماری جماعت کو نازیبا الفاظ کے استعمال سے بچنا چاہیئے

مرتبہ منیر احمد صاحب ونیس

قادیان ۱۶ ماہ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ملفوظات فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

فرمایا۔ کل میں نے ایک مضمون شروع کیا تھا۔ لیکن مجھے بعض باتیں ایسی پہنچی ہیں جن کی وجہ سے وہ مضمون روکنا پڑا ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس وقت ہنگامی امور کے متعلق کچھ بیان کروں۔

اس وقت لوگوں میں جو جذبات پیدا ہیں۔ اور قومی فوقیت کے احساسات ابھر رہے ہیں۔ ہماری جماعت کو ان کے متعلق بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور کسی وقت جذبات کی رو میں بہتے ہوئے کوئی فقرہ منہ سے ایسا نکالنا نہیں چاہیئے۔ جو کسی کے آزار کا باعث ہو۔ میں قبل ازیں بتا چکا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے۔ تو یہ اور بات ہے۔ بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا بھی مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا۔ بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اسی وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے۔ کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لئے کوشش نہیں کریگا۔ اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں۔ تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کرینگے۔ کہ یہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔ کیونکہ جس ملک میں ہم لوگ رہتے ہیں۔ اس ملک کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حب الوطن من الایمان۔ یعنی وطن سے محبت کرنا اور اس کی فلاح و بہبود میں کوشاں رہنا صرف دنیوی چیز نہیں۔ بلکہ دین کا بھی حصہ ہے۔ مگر افسوس کہ اس وقت لوگ ملک کی محبت کی خاطر نہیں۔ بلکہ اپنی ذاتی اغراض کی خاطر ملک کے مفاد کو فراموش کر چکے ہیں۔ اور اسے بازیچہ اطفال سمجھتے ہیں۔ ہر قوم گوئے سبقت لے جانا چاہتی ہے۔ ملک کی خدمت ان کے پیش نظر نہیں۔ بلکہ ہار اور جیت مد نظر ہے۔ ہندوؤں میں ایک طبقہ ایسا پایا جاتا ہے۔ جو مسلمانوں کو نیچا دکھانا چاہتا ہے۔ اور بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا ہے جو ہندوؤں اور سکھوں کو مات کرنا چاہتا ہے۔

ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ میں نے سنا ہے۔ ایک احمدی کے مکان پر لکھا گیا ہے۔ "ہم جوتوں سے پاکستان لیں گے" یہ فقرہ نہایت ہی نازیبا ہے۔ کیونکہ تمام بنی نوع انسان خدا کے بندے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا ہم سے وعدہ ہے۔ کہ ہم نے ساری دنیا کو فتح کرنا ہے۔ مگر یہ محبت سے ہے نہ جوتوں سے۔ جوتوں سے دل فتح نہیں ہو سکتے۔ دل تو ہمیشہ محبت سے رام ہوا کرتے ہیں۔ میں نے بعض تصاویر دیکھی ہیں۔ جن میں زبردستی سکھوں کے بال کاٹتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ لیکن اس قسم کے افعال ازدیاد نفرت کا موجب ہوتے ہیں۔ نہ کہ مذہب کو قبول کرنے کا۔ اسی طرح قادیان کے ارد گرد کے بعض سکھوں نے یہ شکایت کی ہے۔ کہ ہم قادیان گئے۔ تو بعض لوگوں نے ہماری کرپان کا مذاق اڑایا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ گورنمنٹ نے سکھوں کو اجازت دے دی ہے۔ اور ہمیں نہیں دی۔ لیکن جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے۔ اس طرح کی دل آزار حرکات نہایت شنیع ہیں۔

میں خصوصیت سے نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کی تعداد ہے ہی کیا۔ ہماری تو وہی مثال ہے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ پس ہمیں اپنی حیثیت دیکھنی چاہیئے۔ دنیوی لحاظ سے ہماری طاقت اتنی کمزور ہے۔ کہ ہم کسی قوم کو فتح کرنے کا تصور بھی دل میں نہیں لا سکتے۔ اور دینی لحاظ سے خدا تعالیٰ کی مخلوق سے نفرت رکھ کر اسے ناراض کر لیں۔ تو ہماری کامیابی کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ خدا ہمیشہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو بنی نوع انسان کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ نہ ان کے ساتھ جو جوتے مارتے ہوں۔ بلکہ ان سے کوسوں بھاگتا ہے۔ ہندو اور سکھ بھی خدا تعالیٰ کے ویسے ہی بندے ہیں۔ جیسے مسلمان۔ اور ہم ان پر اسی صورت میں غالب آ سکتے ہیں۔ جب ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد پر کامل بھروسہ ہو۔ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ جس کے بھروسہ پر ہم کوئی کام کرتے ہیں۔ وہ تو ان سے محبت کرتا ہو۔ اور ہم ان سے نفرت کرتے ہوں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ دوسروں سے متاثر ہو کر تم نے ایسے فقرات کہنے شروع کر دیئے۔ جن سے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

یعنی نہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ دنیاوی برتری۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کا سہارا لیتے ہیں۔ تو ہمیں زبان بھی وہی استعمال کرنی پڑیگی۔ جو مومنوں کی ہے۔ مومن ہمیشہ قربانی سے ترقی کیا کرتے ہیں۔ نہ کہ ایسی لغو اور بیہودہ باتوں سے۔ ہماری ترقی تو رسول کی تتبع سے وابستہ ہے۔ وہ کفار جنہوں نے آپ کو بے عزت کر کے شہر سے نکال دیا تھا۔ جنہوں نے آپ کے ماننے والوں کو مصائب کا تختہ مشق بنایا تھا۔ جنہوں نے آپ کے اعزہ و اقرباء پر ظلم کی انتہاء کر دی تھی۔ جب جنگ بدر میں مغلوب ہوئے۔ اور ان میں سے بہت سے مارے گئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا۔ اور آپ نے ایک طرف جا کر رونا شروع کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ اس وقت رونے کا کیا مطلب؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دشمن پر فتح عطا کی ہے۔ اور وہ خائب و خاسر ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ عمر دیکھتے نہیں۔ یہ ہمارے بھائی بند مارے گئے ہیں۔ کیا ان پر رونا نہیں چاہیئے۔ پھر ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ ہماری فتح خدا کی نصرت سے ہی ہے۔ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑے تو نہیں۔ وہ وعدے جو خدا نے مسلمانوں سے کئے تھے ان کے پورا ہونے کا حق سب سے زیادہ رسول کو ہی تھا۔ اور ان کے پورے ہونے کا یقین بھی سب سے زیادہ آپ کو تھا۔ مگر اس کے باوجود آپ جنگ بدر میں گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے کہ اے خدا اگر یہ چھوٹی سی جماعت تباہ ہو گئی۔ تو پھر دنیا میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ حضور کی اس تضرع کو دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ کے وعدے یقینی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یقینی تو ہیں۔ لیکن ممکن ہے۔ ہماری کسی غلطی کی وجہ سے معرض التوا میں پڑ جائیں۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ کے یقینی وعدے ہمارے ساتھ ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمیں دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ مبادا ہماری کوئی غلطی ان کو معرض التوا میں نہ ڈال دے۔

ایسے فقرات سراسر اہانت پر مبنی ہیں۔ اور انبیاء کی جماعتوں کا شیوہ کسی کی اہانت نہیں ہوتا۔ بلکہ عزت دینا ہوتا ہے۔ ہمارا کام دوسروں کی بھی اصلاح کرنا ہے۔ ہر وہ شخص جو قادیان آئے وہ ہمارے اخلاق کا گرویدہ ہو کر جائے۔ اور وہ یہ سمجھے۔ کہ انسان نہیں بلکہ قادیان میں فرشتے بستے ہیں۔ اگر انہیں یہ یقین ہو جائیگا تو فرشتوں کے خلاف ہاتھ اٹھانے کا کبھی انہیں خیال بھی نہ آئیگا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ انسان فرشتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور اگر غلطی سے

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت درخواست دعا

پانچ تاریخ کو میرا اپریشن ہوا تھا۔ اس کے بعد چار پانچ دن تک طبیعت بہت خراب رہی۔ بخار بھی زیادہ ہو گیا تھا۔ لیکن اب طبیعت کسی دن تو ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اور کسی دن پھر خراب ہو جاتی ہے۔ ابھی تک پوری طرح طبیعت ٹھہری نہیں۔ اور زخم بھی ابھی مندمل نہیں ہوئے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔ والسلام

خاکسار مرزا مبارک احمد

السیّد محمد علی بک الارناؤط کی وفات

وزیر اقتصاد، سفیر شام متعینہ عراق۔ فوجی وسول افسران کی جنازہ میں شمولیت

"احمد القادیانی علیہ السلام صادق"

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد دمشق

نہائت ہی افسوس سے یہ خبر سپرد قلم کی جاتی ہے۔ کہ ہماری جماعت دمشق کے سیکرٹری تبلیغ السید انور ارناؤط المحترم کے والد ماجد السید محمد علی بک الارناؤط ۲ ر اپریل بوقت عصر حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی وفات کی خبر آناً فاناً شہر میں پھیل گئی۔ اور آپ کی خوبیوں کا ذکر اہل دمشق کی زبانوں پر سنا گیا۔ مرحوم محمد علی بک ظاہر میں ایک معمولی اور گمنام شخصیت نظر آتی تھی۔ کیونکہ وہ ایک زاہدانہ طبیعت کا انسان تھا۔ گھر سے بہت کم باہر نکلتے۔ کبھی کبھار اپنے قدیم احباء و اصدقاء کے پاس جا کر مجلس کیا کرتے۔ اور ترکی وشام کی قدیم و جدید سیاسیات پر تبصرہ کیا کرتے۔ اور اوراق پارینہ کی تجدید کیا کرتے۔

جمال پاشا اور مرحوم علی بک

جب ترکی افواج کا کمانڈر جمال پاشا تھا۔ جو اپنی ظالمانہ وغاشمانہ پالیسی کی وجہ سے سفاک کہلاتا ہے۔ جس نے بڑے بڑے شامی اور عرب لیڈروں کو سزائیں دیں۔ اور کئی زعما کو تختہ پھانسی پر چڑھایا۔ اس وقت مرحوم اس کے ماتحت میجر تھا۔ اور ایک متدین انسان ہونے کی وجہ سے افسران آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ کئی مواقع پر مرحوم جمال پاشا اور آپ کے درمیان اختلاف ہوا۔ آپ ہمیشہ جمال پاشا کی پالیسی سے اختلاف رکھتے۔ اور اپنے اس عادلانہ و منصفانہ رویہ کی وجہ سے عربوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔ مختلف لیڈروں کو اس نیک رویہ کی وجہ سے نجات ہوئی۔ اور وہ موت کے پنجہ سے بچ گئے۔ شام میں موجودہ قدیم لیڈروں میں سے کئی ایک اب تک زندہ ہیں۔ جن کو صرف مرحوم کی وجہ سے دوبارہ زندگی حاصل ہوئی۔ اور آج وہ قوم میں بڑی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

استنبول کا فوجی کالج

مرحوم استنبول کے فوجی کالج سے فارغ التحصیل تھے۔ کالج سے ڈگری لیتے ہی آپ کو ترکی فوج میں مختلف عہدوں پر کام کرنا پڑا۔ جنگ کریٹ۔ یونان اور بلقان میں حصہ لیا۔ آخیر میں ترکی حکومت کی طرف سے آپ کو شام میں میجر کا عہدہ دیا گیا۔ ملک فیصل مرحوم کے زمانہ میں آپ کو حوران میں قلعہ کا آفیسر مقرر کیا گیا۔ جہاں سے آپ ریٹائرڈ ہوئے۔ مگر فرانسیسی حکومت کے زمانہ میں آپ کو سپرنٹنڈنٹ جیل خانہ جات بنا دیا گیا۔ اور اپنے فرائض کو نہائت ہی دیانتداری سے سر انجام دیا۔ جس کی وجہ سے آپ کی نیک شہرت کو چار چاند لگ گئے۔

مرحوم کا جنازہ

۳ر اپریل بعد نماز ظہر جنازہ ان کے گھر سے اٹھایا گیا۔ جس میں ایک انبوہ کثیر نے شرکت کی۔ مرحوم کے وسیع تعلقات اور محبوب شخصیت اس سے ظاہر ہے۔ کہ شامی گورنمنٹ نے آپ کے جنازہ پر فوج اور قلعہ کی پولیس بھیجی۔ اور اس موقعہ پر آپ کی تدفین فوجی طریقہ سے ہوئی۔ جس وقت مرحوم کو ہمیشہ کی نیند سلایا جا رہا تھا۔ ایک فوجی لیفٹننٹ کھڑا ہوا۔ اور اس نے شہید خموشاں میں تقریر کرتے ہوئے مرحوم کے بعض اوصاف کا ذکر کیا۔ اور آپ نے دوران تقریر میں کہا۔ کہ اے علی بک تیرے جسم کو ہمیشہ کے لئے چھپایا جا رہا ہے۔ مگر تیرا نام ہمارے سینہ میں منور ہے۔ اور ہماری نوک زبان تیرے گن گا رہی ہے۔ قبرستان میں نسیب البکری سابق وزیر اقتصاد۔ عفیف الصلح سفیر شام متعینہ عراق اور مختلف فوجی وسول افسران نے شرکت کر کے جہاں اپنی دوستی کا ثبوت دیا۔ وہاں مرحوم کے بیٹوں کی دلجوئی بھی کی۔

دمشقی صحافت

دمشقی صحافت نے مرحوم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا۔ کہ اہل شام کا قدیمی اور حقیقی دوست آج ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ مرحوم کے مختلف کارناموں کا ذکر کیا گیا۔ ان جرائد میں سے قابل ذکر الف باء۔ الایام۔ القبس۔ الکفاح۔ النصر۔ المنار النضال ہیں۔ الف باء کے ایڈیٹر یوسف العیسیٰ سے آپ کے گہرے تعلقات تھے شامی گورنمنٹ کے موجودہ پریذیڈنٹ السید شکری القوتلی سے آپ بہت کم جایا کرتے۔ آپ کی وفات پر السید شکری القوتلی کی دو ہمشیرگان فاطمہ خانم اور صبیحہ خانم تشریف لائیں۔ اور ان کا ایک نمائندہ بھی برائے تعزیت تشریف لایا۔

قبول احمدیت

جب آپ کے صاحبزادہ السید انور ارناؤط نے بیعت کی۔ تو آپ نے طبعی طور پر احمدیت کے متعلق تحقیق کرنی شروع کی۔ آخر خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شخص آپ کو کہہ رہا ہے احمد القادیانی علیہ السلام صادق یعنی حضرت احمد المسیح الموعود علیہ السلام سچے ہیں۔ اور اس کے بعد مکرم محترم الاستاذ منیر الحصنی کی پیہم ملاقاتوں اور زیارتوں کی وجہ سے آپ کی روحانی ترقی بھی خوب ہوئی۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مرحوم کو اعلےٰ درجات عنائت فرمائے۔ اور مرحوم کے پسماندگان کا محافظ و ناصر ہو آمین

وعدۂ آیاتِ استخلاف کی تفسیر دیکھ

اے فقیہ حیلہ جو آئینۂ تقدیر دیکھ
نالہ ہائے کشتۂ بیداد کی تاثیر دیکھ

جس کے جلووں سے ملا صبحِ بدا کو فروغ
آشکار وادئ شرقی کی وہ تنویر دیکھ

جس کی آمد کا نگاہ دوست کو تھا انتظار
صفحۂ کون و مکاں پر آج وہ تصویر دیکھ

جس کی کوشش سے ہوا اُٹھل عقد دین و وطن
اس خرمِ مشکلکشا کا ناخنِ تدبیر دیکھ

جس کے آگے جھک گئیں جن و بشر کی گردنیں
مصلحِ موعود کی وہ قوتِ تسخیر دیکھ

چھوڑ دے اعراض اب اے واعظِ دنیا پرست
مسلمِ بے کارواں کا نالۂ دلگیر دیکھ

تیری لغزش سے ہوئی خیر الامم صید زبوں
اے زعیم ملک وملت گریۂ نخچیر دیکھ

اے گرفتارِ حوادث آ در محمود پر
وعدۂ آیاتِ استخلاف کی تفسیر دیکھ

سینۂ قدرت میں جو راز ازل مستور تھا
جلوہ آرا گنبدِ مشرق پہ وہ تحریر دیکھ

جو بنا دے خاکِ فطرت کو متاع بے بہا
آستانِ مہدئ ثانی پہ وہ اکسیر دیکھ

سمیع اللہ قیصر

مرحوم خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب وزیر آبادی کا ذکر خیر

(۲)

(از اخوند عبد العزیز صاحب جیکب آباد سندھ)

فرماتے تھے۔ کہ اس بیعت نے ان کے اعتقادات اور اعمال میں ایک انقلاب پیدا کردیا۔ جہاں پہلے ان کی زندگی ایک جھوٹ کی زندگی ہوا کرتی تھی۔ اور دل میں سو سو گند تھے۔ اس ایمان نے ان کے دل میں ایک انقلاب پیدا کیا۔ اور وہ سارے گند ایسے دھو ڈالے۔ کہ ان کو ایمان پر ایمان پیدا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ ایک فرشتہ سیرت انسان بن گئے۔ اور جب ۱۹۳۵ء میں کوٹڑی سندھ میں تشریف لائے۔ تو ہم نے ان کو ایک نہایت ہی متقی اور بزرگ انسان دیکھا۔ محکمہ برج میں جو غیر احمدی اور ہندو ان کے ساتھ کام کرتے تھے۔ ان کی شہادت ہے کہ خانصاحب نہایت ہی شریف اور ایماندار اور دیانتدار تھے۔ ہم دیکھتے تھے۔ کہ وہ اپنے ماتحت بھی ایماندار آدمی ہی چاہتے تھے۔ اس لئے بقدر امکان احمدیوں کو بھی ملازمت میں بھرتی کرتے تھے۔ جس کا یہ بھی فائدہ ہوتا تھا۔ کہ ہمیشہ ایک جماعت مومنوں کی ان کے ساتھ رہتی تھی۔ وہ بڑے مہمان نواز تھے۔ اور احمدیوں کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے۔ ان کی مقناطیسی شخصیت چاروں طرف سے احمدیوں کو کھینچ کر ان کے پاس لاتی تھی۔ پھر کسی احمدی میں اگر کوئی نقص ان کو نظر آتا تھا۔ تو سختی کے ساتھ مگر الموعظة الحسنة سے اس کو دور کرنے کی سعی فرماتے تھے۔ الغرض وہ احمدیوں کی تربیت کا بہت خیال رکھتے۔ اور عملی طور پر اس بارے میں کوشش کرتے تھے۔ اس طرح صحیح اور عملی رنگ میں ایک اسلامی جماعت بنا کر وہ رہتے رہے۔ ان کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ جن میں سے دو بیٹے ان کی زندگی کے آخری سالوں میں فوت ہو گئے۔ جس کا خان صاحب کو پیرانہ سالی میں بہت صدمہ ہوا۔ ہم دیکھا کرتے تھے۔ کہ خان صاحب اپنی اولاد کی تربیت میں حد سے زیادہ سختی سے کام لیتے تھے۔ اور اس وجہ سے ان کو خوشی اور دل کا اطمینان حاصل تھا۔ کہ وہ سب نیک اور والدین کے فرمانبردار اور صالح ہیں۔

۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۷ء تک یعنی جبتک کہ وہ سندھ میں رہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم سے جماعتہائے صوبہ سندھ کے امیر رہے۔ وہ ایک نیک بزرگ اور متقی انسان تھے۔ اور سلسلہ کے قیام اور جماعتوں کو سنبھالنے اور ان سے کام لینے کی ان میں اہلیت تھی۔

مرحوم کی شخصیت اور شکل وجیہہ اور پر رعب تھی۔ ان کے منہ پر سفید ریش بہت ہی زیب دیتی تھی۔ اور ان کے مومنانہ چہرہ پر نیکی اور شرافت اور ایمان کا نور نمایاں تھا۔ جس وجہ سے ان کو نہ جاننے والا بھی ان کی عزت کرنے کو تیار تھا۔ اور جماعت کے افراد ان کا ادب کرنے پر مجبور تھے۔ ہشاش بشاش رہتے۔ اور ہنس کر بات کرتے تھے۔ میں نے ان کو کبھی غمگین اور مایوس صورت نہیں دیکھا۔

آپ نے جماعتوں میں چندوں کی باقاعدگی پر بہت زور دیا۔ نادہندگان پر گرفت کی۔ آپ نے خود یہ کام کیا۔ کہ پراونشل انجمن صوبہ سندھ کے خزانہ میں ایک ہزار روپیہ یا زیادہ جمع کیا۔ جو کہ آپ کے زیر ہدایت خرچ ہوتا تھا۔ ان کے ہی جمع کردہ فنڈ سے "تبلیغ ہدایت" کا ترجمہ شائع ہوا۔ اور بھی کام ہوتا رہا۔ پھر آپ کے جانے کے بعد کئی ٹریکٹ اس روپیہ سے شائع ہوئے اور "احمدی کا جواب الجواب" شائع ہوا۔ خان صاحب مرحوم خود بہت قربانی کرنے والے اور بڑھ چڑھ کر چندہ دینے والے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہر مالی تحریک میں حصہ لیتے تھے۔ اور جوبلی فنڈ میں آپ نے ایک ہزار روپیہ چندہ دیا تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

تبلیغ کے کام میں آپ انفرادی تبلیغ کو پسند کرتے تھے۔ اور اسی طریق کو سب سے زیادہ موثر اور نتیجہ خیز سمجھتے تھے۔ آپ تقریر یا تحریر نہیں کرتے تھے۔ مگر انفرادی تبلیغ ایسے موثر انداز سے کرتے تھے۔ گویا آپ نے مخاطب کی رگ پکڑ لی ہے۔ نہایت موزون اور پر حکمت جواب دیتے تھے۔ اور حاضر جواب بہت ہی تھے۔ ان کا افسر مسٹر جانسٹن جب سید ولی اللہ شاہ صاحب سے ملاقی ہوا۔ تو خان صاحب مرحوم کے متعلق فرمایا۔ کہ "وہ مجھکو ہمیشہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اور جب مجھے کوئی بات سمجھ میں نہ آتی۔ تو سادگی سے کہتے۔ کہ اس کے سمجھنے کے لئے روحانی بینائی چاہیئے۔ جو آپ میں نہیں"۔

مرحوم مجھے کہا کرتے تھے۔ کہ بھائی آپ کے سندھی تو عجیب ہیں۔ تبلیغ کرو تو سنتے جاتے ہیں اور ہاں ہاں ٹھیک ٹھیک کہتے جاتے ہیں۔ نہ کچھ پوچھتے اور نہ کوئی اعتراض کرتے ہیں۔ اگر جھنجھوڑو تو کہدیتے ہیں کہ ہاں صاحب ہم مانتے ہیں۔ پھر اگر ان کو کہو۔ کہ ہماری جماعت میں داخل ہو جاؤ۔ تو کہتے ہیں کہ ہاں صاحب دیکھیں۔ غور کریں۔ مولوی سے پوچھیں پھر چلے جاتے ہیں۔ اس طرح سندھیوں میں ہماری تبلیغ کامیاب نہیں ہورہی۔ تبایئے ہم ان سے کیسے نپٹیں۔ پھر ایک سندھی کا قصہ سنایا۔ جو خان صاحب کے ساتھ جھگڑ پڑا۔ وہ حیدرآباد سندھ کا مشہور وکیل مسٹر نور محمد تھا۔ ۱۹۲۷ء کا واقعہ ہے کہ سیوہن کے ریلوے اسٹیشن پر وہ خانصاحب کو ملا۔ خان صاحب نے ان کو تبلیغ کی۔ جس پر اس نے بے ادبی اور استہزاء کا طریق اختیار کرتے ہوئے خان صاحب سے کہا۔ کہ "ٹانگیں تیری قبر میں لٹک رہی ہیں۔ پھر بھی قادیانی بنے ہو"۔ جس کا خان صاحب نے تو کوئی جواب نہ دیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے دے دیا۔ وہ اس طرح کہ اسی وقت مسٹر نور محمد کی ٹانگیں پکڑ کر قبر میں لٹکا دیں۔ اور ایک دو ماہ کے اندر وہ مر گیا۔ اللہ اکبر۔ معلوم ہو کہ وہ عمر میں خان صاحب سے بہت چھوٹا تھا۔

خانصاحب کا دوسرا پسندیدہ طریق تبلیغ ٹریکٹوں کی اشاعت تھی۔ اور اکثر ہر ماہ پراونشل انجمن کی طرف سے ٹریکٹ شائع کرا کے جماعتوں کو تقسیم کے لئے بھجواتے تھے۔

میں اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خان صاحب مرحوم میرے محسن تھے۔ اور مجھ پر اس قدر احسان کئے۔ کہ اب جبکہ وہ ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ میں اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے اللہ تیری ہی رضا کی خاطر وہ احسان انہوں نے مجھ پر کئے۔ اور تو ہی ان کا احسن بدلہ اور اجر عظیم ان کو عطا فرما۔ آمین۔

آخر میں خان صاحب کی ایک خصوصیت کا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ جب بھی ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ہوتا۔ تو ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔ اور وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ان کو اس بات کی حسرت ہے۔ اور بے حد افسوس ہے۔ کہ حضور کی زندگی میں ایمان نہ لایا۔ مگر اب تو ان کو خوشی ہوگی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی اشک شوئی کی۔ اور ان پر یہ فضل عظیم کیا۔ کہ صحابہ کی جماعت میں ان کو داخل کیا۔ اور اب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوں گے۔ اے ہمارے رب تو ان کے گناہوں کو بخش۔ اور ان پر رحم کر۔ اور اپنے قرب کا عالی مقام ان کو عطا فرما۔ اور ان کے بیوی بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم

امیدواران مولوی فاضل و منشی فاضل وغیرہ کے لئے ضروری اطلاع

پنجاب یونیورسٹی نے قادیان کو علوم مشرقیہ کے امتحان کے لئے سنٹر منظور کر لیا ہے۔ اور اس بات کا باقاعدہ اعلان کر دیا ہے۔ نیز یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ موجودہ فسادات کی وجہ سے جو امیدوار اپنا سنٹر تبدیل کرنا چاہیں وہ صرف اپنی درخواست کے ہمراہ دو فوٹو بھیج کر تبدیل کرا سکتے ہیں۔ انہیں اس کے لئے زائد فیس ادا نہ کرنی پڑیگی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی۔ مولوی عالم۔ مولوی فاضل۔ منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل اور سنسکرت کے جملہ امتحانات میں شریک ہونے والے طلباء اگر قادیان کے سنٹر میں امتحان دینا چاہیں۔ تو اب بھی جناب رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی کو مندرجہ بالا طریق پر درخواست بھیج کر ایسا کر سکتے ہیں۔ ایسے تمام امیدواروں کے لئے ہماری طرف سے بلا تمیز مذہب و قومیت قادیان میں رہائش کی مکمل سہولت مہیا کی جائیگی۔ اور انہیں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ وہ امن اور دلجمعی سے امتحان میں شرکت کر سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ ایسے تمام امیدوار جو قادیان کے سنٹر میں امتحان دینا چاہیں۔ وہ جناب رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی کو درخواست بھیجنے کے ساتھ مجھے بھی اپنے ارادہ سے اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی لکھیں۔ کہ آیا وہ ماہ جون میں شریک امتحان ہونا چاہتے ہیں یا ماہ نومبر میں؟ یونیورسٹی نے اپنے تازہ اعلان

سکھ ہندو اتحاد پر سرسری نظر

ہندو سیاست کی گہرائیوں تک پہنچنا سخت مشکل کام ہے۔ اس قوم کا منتہائے نظر یہ ہے کہ ملک کی تمام اقلیتوں کے سیاسی حقوق سے خود فائدہ اٹھائیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ ان کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھیں۔ کہنے کو تو اچھوت ان کے بھائی ہیں۔ لیکن یہ اخوت صرف اچھوتوں کے حقوق غصب کرنے تک ہی محدود ہے۔ ورنہ ہندو دھرم کی تعلیم اچھوتوں کے متعلق اس قوم کا تعامل ہم ایک گذشتہ مضمون میں پیش کر چکے ہیں۔ آج کل ہندوؤں کی نظر عنائیت بالخصوص سکھوں پر ہے۔ اور ہندو عمائد و جرائد آج کل سکھوں کے ساتھ یگانگت کے اظہار کے لئے وقف ہیں۔ لیکن یہ ایک ایسی سیاسی چال ہے جس کا مقصد سکھوں کو مسلمانوں کے مقابل پر کھڑا کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ کس قدر عجیب بات ہے کہ جو ہندو پنجاب میں سکھ وزیر اعظم کے طفلانہ مطالبہ کی حمائیت میں سرگرم ہیں۔ بہار۔ سی۔ پی۔ یو پی وغیرہ صوبجات میں کسی سکھ کو عام وزیر بھی مقرر نہیں کر سکے حالانکہ ان صوبجات میں بھی سکھوں کی آبادی ہے۔ اگر پنجاب میں تیرہ فی صدی ہوتے ہوئے سکھ وزیر اعظم مقرر کئے جانے کا مطالبہ صحیح ہے۔ تو ہندو صوبوں میں دو اڑہائی فیصدی سکھوں کو کم سے کم ایک وزیر کا دیا جانا بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ اگر ہندو اور سکھ ایک ہی ہیں۔ جیسا کہ آجکل اظہار کیا جا رہا ہے۔ تو اس اکیتا کا ثبوت دیا ہوتا یعنی کسی ہندو کی جگہ کسی سکھ کو بنایا ہوتا آج ہندو اور سکھ اتحاد کے جو گیت گائے جا رہے ہیں یہ محض ایک سیاسی چال ہے۔ ورنہ آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل یہی اخبارات اور یہی ہندو لیڈر سکھوں کو گالیاں دینے اور برا بھلا لکھنے کیلئے وقف تھے۔ ذیل میں ہم چند ایک حوالہ جات سکھ دوستوں کے غور کیلئے پیش کرتے ہیں۔ جو سکھ لیڈروں کے متعلق ہندوؤں کے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ مشہور ہندو اخبار ویر بھارت اپنے ایک نوٹ میں جس کا عنوان ہے "تارا سنگھ جھوٹ" لکھتے ہیں کہ "ماسٹر تارا سنگھ نے کانگرس کے رویہ کے متعلق جو جھوٹ بولا ہے۔ ایک ایک ہندوستانی جانتا ہے۔ کہ یہ جھوٹ ہے۔ اس کی کوئی بنیاد نہیں کہ کانگرس نے نہ دہلی میں نہ بمبئی میں نہ پونا میں مسلم لیگ سے پاکستان کے سوال پر کبھی بات چیت نہیں کی۔ ہاں اکالیوں نے کئی بار جھک ماری خضر منسٹری بسیلی میں ان کے اجیت سنگھ نے مسلم لیگیوں سے مل کر وزارت بنائی۔ اور پنجاب میں ان کا کرتار سنگھ گیانی لیگیوں کی جھولی میں اچھلتا رہا۔ مگر افسوس کہ ماسٹر تارا سنگھ دن دہاڑے اس قدر جھوٹ بول رہا ہے۔"

(روزانہ ویر بھارت ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء)

پھر لکھا ہے: "خود دوسروں کو گالیاں دیتے ہیں اور غلط بیانیاں کر کے کانگرس کو بدنام کرنے سے بھی نہیں شرماتے۔ معلوم سندھ کے کسی اخبار نے یہ لکھا یا نہیں۔ اور نہ معلوم اس اخبار کا کوئی وجود بھی ہے یا نہیں۔ لیکن ماسٹر تارا سنگھ کی پارٹی نے یہ مشہور کیا ہے۔ کہ اس اخبار نے سکھوں کو کیس کٹوانے کا مشورہ دیا ہے۔ یہی نہیں تارا سنگھ پریس نے سندھی اخبار کی بیہودگی کی ذمہ داری کانگرس پر ڈالی۔ اور شور مچانے لگا۔ کہ کانگرس کے اقتدار میں سکھ دھرم نشٹ ہو جائیگا سنجیدہ سکھ اصحاب اُن بھلے مانس سے پوچھیں۔ کہ کم بخت کسی ایک مفروضہ اخبار کی حرکت سے کانگرس کس طرح جوابدہ ہوگی۔"

(ویر بھارت ۱۰ فروری ۱۹۴۶ء)

"بڑے آدمی بننے کا چاؤ ہر کسی کو ہوتا ہے۔ تو اکالیوں کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو کیوں نہ ہو"

(ویر بھارت ۲۲ جنوری ۱۹۴۶ء)

"گیانی کرتار سنگھ جنہوں نے نشلسٹ لوگوں کو پیچھے دھکیل کر خود اکالی دل کی منسٹری پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شخص بہت بڑا اجنبی بہت بڑا کانگرس دشمن۔ بہت بڑا فرقہ پرست۔ بہت بڑا متعصب ماسٹر تارا سنگھ جیسے آدمی کو بھی انگوٹھے نیچے رکھتا ہے۔ ابن الوقت ہے۔ یا وہ پالیٹکس کا کھلاڑی ہے؟" (ویر بھارت [illegible] فروری)

یہ چند حوالہ جات میں نے اس لئے لکھے ہیں تاکہ بتایا جائے۔ سکھ ہندو اکیتا کا راگ الاپنے والے ہندو اخبار آج سے چند ماہ پیشتر جن معزز سکھ لیڈروں کو گندے اور اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ سے یاد کیا کرتے تھے۔ آج انہیں میں سے ایک کو ہندوؤں کا ڈکٹیٹر معزز کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تعریف میں لمبے لمبے مضامین لکھے جاتے ہیں۔ سکھوں کے سنجیدہ طبقہ کو اس پر ضرور غور کرنا چاہیئے۔ کہ آخر کوئی وجہ ہے۔ کہ جس سے مجبور ہو کر آج ہندو سکھ ہندو اتحاد کا راگ الاپ رہے ہیں میرے خیال میں اور ہر سنجیدہ سکھ میری تائید کرے گا۔ کہ ان کا محض یہ مقصد ہے کہ سکھوں اور مسلمانوں کو لڑا کر سکھوں کی طاقت کو کمزور کیا جائے۔ تاکہ سکھوں کو کمزور کر کے یہ سیاسی فوائد حاصل کر سکیں:۔ (دہیا شہ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ)

تحریک جدید میں صاحبزادہ میاں عباس احمد خاں صاحب کا شاندار اضافہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کے ہر مجاہد کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مئی تک ادا کرنے میں خاص جد و جہد کرے۔ کیونکہ ان کے وعدوں کے پورا ہونے پر ہی غیر ممالک میں جو مبلغ جا چکے ہیں یا جا رہے ہیں ان کے اخراجات کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور ۳۱ مئی ششماہی اول میں آخری تاریخ بھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے پورا کرنے والے مجاہدین کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے اور اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اخبار الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔ تاکہ جہاں ان احباب کو علم ہو جائے۔ کہ ان کے نام دعا کے لئے حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ وہاں وہ احباب جنہوں نے ادا نہیں کیا۔ وہ بھی فوری توجہ فرما کر ادا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض احباب نہ صرف اپنا وعدہ کردہ رقم ہی ادا فرماتے ہیں۔ بلکہ اس میں مزید اضافہ بھی فرماتے ہیں۔ چنانچہ مکرم صاحبزادہ میاں عباس احمد خاں صاحب جو بحیثیت طالب علم ولائیت میں ہیں۔ انہوں نے تیرھویں سال کا وعدہ دسمبر ۴۶ء میں ۱۰۳ کا کیا۔ اب امام صاحب مسجد لندن کی اطلاع ملی ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب نے اپنا وعدہ تیس پونڈ یعنی ۴۰۵/- روپیہ کر دیا۔ گویا آپ نے طالب علمی کی حالت میں ۳۰۲ کا اضافہ فرمایا جو ان کے پہلے وعدے سے تین گنا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے صاحبزادہ میاں جعفر احمد صاحب مرحوم کی طرف سے ساڑھے پانچ پونڈ یعنی ۷۴/۲ کا کیا۔ گویا اس طرح ان کا وعدہ ۴۷۹/۲ ہو گیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ پس آپ حضور کا خطبہ پڑھ لینے کے بعد اپنے وعدے کی رقم پوری نہیں۔ بلکہ اضافہ کے ساتھ ادا فرماویں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

اخبار احمدیہ

ولادت: لفٹیننٹ چوہدری حمید احمد صاحب کلیم کے ہاں ۲۶ اپریل ۱۹۴۷ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حنیف احمد نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت: افسوس بروز پیر میری والدہ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب حکیم ابوطاہر محمود احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ و بنگال صرف تین دن کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ چونکہ مرحومہ کے جنازے میں بہت کم احباب شریک ہو سکے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔ (محمود احمد عارف)

خلیل احمد مونگھیری — افسوس قریشی محمد حسن صاحب ساکن بلوسندیلہ ضلع مظفر گڑھ کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ نہایت نیک خاتون تھیں۔

دعائے مغفرت: افسوس مولوی نور الدین صاحب منیر انچارج دفتر بیعت کا لڑکا منور الدین احمد بعمر ۴ سال ۷ روز بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کے

[illegible] مغفرت فرمائے ... انا للہ و انا الیہ راجعون [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
گودھری یا "اکسیر اٹھرا"
طبیہ عجائب گھر کا خاص الخاص مرکب
ادویہ گو اپنی ذات میں اثر ضرور رکھتی ہیں۔ لیکن وہی خدا رسیدہ انسانوں کے روحانی اثر سے بہت زیادہ نافع بن جاتی ہیں۔ بلکہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے باخدا انسانوں کے ہاتھوں میں خاک بھی کیمیا کا حکم رکھتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق کسی نے کہا کہ ع آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو کون نہیں جانتا۔ آپ ان باکمال شخصیتوں میں سے تھے جنہیں مادر گیتی شاذ ہی پیدا کرتی ہے۔ علم طب کو بجا طور پر فخر ہے۔ کہ اسے اس پایہ کے طبیب نے نوازا۔ اور یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ جہاں آپ جسمانی طبابت میں یکتا تھے۔ وہاں روحانی طبیب ہونے کے لحاظ سے بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ اٹھرا کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص الٰہی تصرف کے ماتحت رقم فرمایا۔ چنانچہ ہم نے اس کے فوائد اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کئے۔ اس کا استعمال ہر طبیعت کے لئے مفید ثابت ہؤا۔ ہم نے حضور کا نسخہ "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے بچپن میں آغوش مادر سے جدا ہو جاتے ہیں ان کے لئے "اکسیر اٹھرا" لاثانی دوا ہے۔ یہ گولیاں محنت کے ساتھ اور عمدہ خالص اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ ان میں ایرانی زعفران درجہ اوّل اور مشک تاتار درجہ اول ڈالا جاتا ہے۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح کے اعلےٰ اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر ہرگز کہیں سے نہیں ملیں گی۔ دنیا میں اولاد بڑی نعمت ہے۔ جو لوگ اس سے محروم ہیں۔ انہیں اس دوائی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے؛
ملنے کا پتہ
طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

بڑے باغ اور احمدیہ فروٹ فارم کے پھل کی نیلامی

انشاء اللہ آئندہ اتوار بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۴۷ء بڑے تخمی باغ اور احمدیہ فروٹ فارم قادیان کے ثمر آم اور ثمر جامن کی نیلامی ہوگی۔ جو اصحاب نیلامی میں شریک ہونا چاہیں انہیں ضمانت کے طور پر ایک سو روپیہ پیشگی داخل کرنا ہوگا۔ مگر مالکان یا ان کے نمائندوں کو حق ہوگا۔ کہ اگر کسی مصلحت سے جس کا اظہار ضروری نہیں ہوگا۔ کسی شخص کی بولی میں شرکت پسند نہ کریں تو اسے بولی میں شرکت کی اجازت نہ دیں۔ اور بولی ختم ہونے پر جس خریدار کے نام بولی ختم ہوگی۔ اسے زر بولی کا نصف حصہ فوراً بلا توقف داخل کرنا ہوگا۔ اور باقی نصف حصہ دو دن کے اندر اندر قابل ادا ہوگا۔ ورنہ بولی منسوخ کر کے رقم ضبط کر لی جائے گی۔ اگر مالکان یا ان کے نمائندے یہ محسوس کریں۔ (جس میں ان کا فیصلہ آخری ہوگا) کہ بولی دینے والے آپس میں سازش کر کے بولی کو دانستہ کم رکھ رہے ہیں۔ یا بولی کی رقم مالکان کے اعلان کردہ اندازے سے کم ہو تو انہیں بولی کو نامنظور کرنے یا نیلامی کے طریق کو ترک کر کے پرائیویٹ طور پر سودا کرنے کا حق ہوگا۔ دیگر شرائط موقع پر سنا دی جائینگی جن کی پابندی سب خریداروں پر واجب ہوگی۔ فقط

منشی محمد صادق مختار عام حضرت صاحبان و برادران قادیان ۱۲/۵

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے اسمیں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ بہت ہی مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اسمیں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فیشیشی سات روپے علاوہ محصولڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

خریداران الفضل

جن کا چندہ ختم ہے۔ ان کے نام وی۔پی ہو رہے ہیں۔ احباب وصولی کے لئے تیار رہیں۔ عدم وصولی کی صورت میں پرچہ بند ہو جائے گا۔ مینیجر

حمائل شریف مترجم

جس کا ترجمہ سلسلہ احمدیہ کے دو مشہور اور مستند علماء یعنی حضرت حافظ روشن علی صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہما کا کیا ہوا ہے۔ طرز کتابت یسرنا القرآن کی ہے ہدیہ جلد معمولی ساڑھے پانچ روپے ۵/- جلد اعلیٰ ساڑھے چھ روپے۔

ملنے کا پتہ:- **مکتبہ احمدیہ قادیان**

THE FIRST. WAQFE ZINDGI OF ENGLAND, MR, B. Aurchead says, on visiting the Majestic Cafe, I was very much impressed by its state of cleanliness and prompt service. (B. Aurchead) For Delicious Hot & Cold Drinks visit Majestic Cafe. Rly. Road. Q.

Prop:- Mahmud Ahmed.

بواسیر کی بار بار تجربہ شدہ اور نہایت مفید دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں قیمت ایکماہ کا کورس ۸ آٹھ روپے

دواخانہ نور الدین قادیان میں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کے تمام مجربات زیر نگرانی خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول تیار ہوتے ہیں

ضروری خبریں

لاہور پھر فساد کی لپیٹ میں

لاہور ۱۴ رمئی:- آج صبح سے لاہور میں پھر فرقہ وارانہ فساد شروع ہو گیا۔ بعض اکا دکا اشخاص پر حملے کر کے انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ مکانات کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ بعض مقامات پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے گروہوں میں تصادم بھی ہو گیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج اور فائرنگ کے ذریعے فساد کو فرو کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں تین اشخاص ہلاک ہوئے اور چودہ مجروح۔ شہر میں پھر کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔ شام کو نسبتاً حالات سدھر گئی تھی۔ لیکن آدھی رات کے بعد پھر فساد شروع ہو گیا۔ چنانچہ مشترکہ آبادی کے ایک علاقہ میں آزادانہ طور پر اینٹوں اور پتھروں کے علاوہ بارود بھی استعمال کیا گیا۔ فریقین ایک دوسرے کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔ بارود کے استعمال کے نتیجہ میں جگہ جگہ آگ لگ گئی لیکن فائر بریگیڈ سے آگ پر جلد قابو پا لیا گیا۔ جس کی وجہ سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ پولیس کو رات کو بھی کچھ گولیاں چلانا پڑیں۔ صبح ساڑھے پانچ بجے کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فساد ابھی تک جاری ہے۔ کل شام صدر کانگرس آچاریہ کرپلانی بذریعہ طیارہ لاہور پہنچے۔ آپ امرتسر اور راولپنڈی جانے کے علاوہ سرحد بھی جائیں گے۔

لنڈن میں مسئلہ ہند پر غور و خوض

لنڈن ۱۵ رمئی:- رائٹر کے سیاسی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہندوستان کے آئینی مستقبل کے متعلق ابھی تک برطانیہ نے اپنی سکیم مکمل نہیں کی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے چیف آف سٹاف لارڈ اسمے جب دہلی واپس آجائیں گے۔ تو اس کے بعد بھی برطانوی وزراء کے ساتھ وائسرائے کے مشورے جاری رہیں گے۔ اور اس کے بعد کسی قطعی فیصلے پر پہنچا جائے گا۔ کل لارڈ اسمے نے اپنے دو رفقاء کے ہمراہ وزارت ہند کے ان ممبروں سے طویل ملاقات کی۔ جو ہندوستان کے مسئلہ کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ آج لارڈ لسٹے دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

جون کو پانچ ہندوستانی لیڈروں کی جو کانفرنس بلائی گئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کانفرنس زیادہ دیر جاری نہیں رہے گی بلکہ اس کی کارروائی بہت مختصر ہو گی۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر آکنلک لارڈ اسمے کے ہمراہ واپس نہیں آرہے۔ بلکہ وہ مزید ایک ہفتہ وہاں ٹھہریں گے۔

تقسیم پنجاب و بنگال اور مطالبہ پاکستان میں فرق

نئی دہلی ۱۵ رمئی:- عبوری حکومت کے مسلم لیگی رکن سردار عبدالرب نشتر نے ایک بیان میں تقسیم بنگال و پنجاب کی تجویز اور مطالبہ پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہندو اور مسلمان دو بالکل الگ قومیں ہیں۔ جن میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس بنا پر مسلمان قوم یہ مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اسے ایک الگ وطن اور الگ حکومت ملنی چاہیئے۔ اگر ہندوستان میں ایک حکومت رہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندو قوم دائمی طور پر مسلمان قوم پر مسلط کر دی جائے اور یہ صورت مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ آپ نے تقسیم بنگال و پنجاب کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ان صوبوں میں جو لوگ اقلیت میں ہوں گے۔ ان کی پوزیشن مسلمانوں سے مختلف ہے کیونکہ ملک کے تین چوتھائی حصہ میں ان کی آزاد حکومت موجود ہو گی۔ اس کے علاوہ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے بھی وہ اتنی طاقت رکھتے ہوں گے کہ اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ اگر پاکستان میں غیر مسلم اقلیتیں ہوں گی۔ تو ہندوستان میں بھی دو کروڑ مسلمان آباد ہوں گے۔ ان حالات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کو جن حالات کی بنا پر پاکستان کی ضرورت ہے۔ وہ پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں سے بالکل مختلف ہیں۔

حکومت اسلحہ فروخت نہیں کر رہی

نئی دہلی ۱۵ رمئی:- حکومت ہند کے ڈیپو کے محکمہ نے ایک بیان میں اس افواہ کی تردید کی ہے کہ یہ محکمہ مختلف ریاستوں جماعتوں اور افراد کے پاس بھاری تعداد میں اسلحہ فروخت کر رہا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے صوبائی حکومتوں کو کسی حد تک اسلحہ دیا گیا ہے لیکن وہ بھی پرانی قسم کا ہو۔ عام طریق محکمہ کا یہ ہے۔ کہ جدید تقسیم کے تمام اسلحہ توڑ دیا جاتا ہے۔ اور دھات کی شکل میں اسے فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حکومت ہند کے تنخواہ کمیشن کی سفارشات

نئی دہلی ۱۴ رمئی:- حکومت ہند نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر غور و خوض کرنے کیلئے جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس کی سفارشات شائع کر دی گئی ہیں۔ یہ کمیشن ۱۰ رمئی ۱۹۴۶ء کو مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے قریباً چار سو تنظیموں میں ایک سوالنامے کے جواب۔ تحریرات۔ انجمنوں اور افراد کے تین سو جوابات وصول کئے گئے۔ کمیشن نے سفارشات کے سلسلے میں یہ اصول مدنظر رکھا ہے۔ کہ کسی شخص کی تنخواہ گذارے کے مناسب آمد سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ کمیشن نے مزدور طبقہ اور متوسط طبقہ کے خاندان کے لئے ۵۵ سے ۹۰ روپے تک تنخواہ کو کم سے کم ماہانہ تنخواہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ کمیشن نے حکومت ہند کے کم تنخواہوں والے ملازمین سے بڑے بڑے شہروں میں کرایہ مکان کا الاؤنس اور بعض دوسری مراعات کی بھی سفارش کی ہے۔ افسروں کے لئے تنخواہ کی عمومی انتہا دو ہزار (۲۰۰۰) روپے ماہوار قرار دی ہے۔ اول درجہ کے افسر کی ابتدائی تنخواہ ۳۵۰/- روپے ماہانہ تجویز کی ہے (۱) کمیشن نے تجویز کیا ہے۔ کہ دوسرے درجہ کے افسروں کی تنخواہ کا سکیل ۲۷۵/- روپے سے شروع ہو کر ۲۵ روپے سالانہ ترقی کے حساب سے ۵۰۰/- روپے تک ہو۔ تیسرے درجہ کے لئے جس میں تعلیم یافتہ ملازمین کی سب سے زیادہ تعداد ہے۔ ۱۲ سکیل تجویز کئے گئے ہیں جن میں سے کم سے کم تنخواہ ۵۵/- اور زیادہ سے زیادہ ۵۰۰/- ماہانہ ہو گی۔ ہنرمند کاریگروں کو بھی اس درجہ میں رکھا گیا ہے۔ چوتھے درجہ کے ملازمین کے مختلف سکیل مقرر کئے گئے ہیں۔ کم سے کم تنخواہ ۳۰/-/- اور زیادہ سے زیادہ اس درجہ میں ۶۰/-/- روپے تنخواہ ہو گی۔

(۲) مہنگائی الاؤنس کمیشن نے یہ مقرر کئے ہیں:-

۵۰ روپے تک ۲۵ روپے — ۵۱ سے ۱۰۰ روپے تک ۳۵/-/- — ۱۰۱ روپے سے
۱۵۰ تک ۴۰/-/- — ۱۵۱ روپے سے ۲۰۰ روپے تک ۴۵ — ۲۰۱ روپے سے
۲۵۰ روپے تک ۵۰/-/- — ۲۵۱ سے ۳۰۰ روپے تک ۶۰/-/- — ۳۰۱
سے ۴۵۰ تک ۷۰ روپے — ۴۰۱ سے ۷۵۰ تک ۷۵/-/- — ۷۵۱ روپے سے
۱۰۰۰ ہزار تک ۱۰۰/-

کرایہ مکان الاؤنس

(۳) —

ملازم کی تنخواہ	ایک لاکھ سے زیادہ آبادی کے شہر میں	۵ لاکھ سے زائد آبادی کے شہر میں	بمبئی اور کلکتہ
۵۵ روپے سے کم	۵ روپے	۷ روپے	۱۰ روپے
۵۵ روپے سے ۱۰۰ روپے تک	۷ "	۱۲ "	۱۵ "
۱۰۱ " ۲۵۰ روپے تک	—	۱۵ روپے	۲۰ "
۲۵۰ " زیادہ	—	تنخواہ کا ½۷ فی صدی	تنخواہ کا دس فیصدی

(۴) — بچوں کی تعلیم کے لئے ایک الاؤنس کی سفارش کی گئی ہے جو ۱۰۰ روپے سے کم تنخواہ والے ملازمین کے لئے ہو گا۔ اس کا سکیل یہ ہو گا۔ کہ چوتھے درجہ کے ملازمین کی ٹیوشن کی فیس کا ۷۵ فی صدی اور تیسرے درجہ کے ملازمین کو ٹیوشن کی فیس کا پچاس فی صدی حکومت کی طرف سے دیا جایا کرے گا۔

(۵) کمیشن نے سفارش کی ہے۔ کہ دفتر میں کام کرنے والوں کے لئے ½۳۸ گھنٹے کام کا ہفتہ مقرر کیا جائے۔

(۶) کمیشن نے تمام سروسوں کے لئے ریٹائر ہونے کی عمر ۶۰ سال مقرر کی ہے۔ لیکن حکومت کو یہ اختیار ہو گا۔ کہ وہ خاص حالات میں ۵۵ سال کی عمر میں بھی ریٹائر کر دے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:-